بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

# اداریہ

## زکوۃ.............. مسئلہ تملیک.................. اور مستحقین زکوۃ کا استحصال

ماہ رمضان المبارک میں اکثر لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور اس خیال سے اس ماہ میں زکوۃ ادا کرتے ہیں کہ اس ماہ میں اعمال صالحہ کا اجر زیادہ ملتا ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ وہ مستحقین تک پہنچے، وطن عزیز پاکستان میں گزشتہ کئی برسوں سے زکوۃ کا نظام ایک مرکزی زکوۃ کونسل کی صورت میں قائم ہے۔ اور ہر سال کروڑوں روپے کی زکوۃ، کونسل کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے۔ اور پھر اس کی تقسیم بھی کونسل کے تیار کردہ نظام کے تحت عمل میں آتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کروڑوں روپے زکوۃ تقسیم ہونے کے باوجود نہ تو بھکاریوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے اور نہ غربت کم کی جاسکی ہے۔ بلکہ ہر سال غربت میں اضافہ ہی ہو رہا ہے اور بھیک مانگنے والوں کی تعداد بھی روز بروز بڑھ ہی رہی ہے۔ شاید اس کا سبب زکوۃ کی تقسیم کے نظام میں پائی جانے والی بعض خامیاں ہیں۔

سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم کے نظام میں خامیوں یا خرابیوں کے ساتھ ساتھ نجی طور پر ادا کی جانے والی زکوۃ بھی مستحقین زکوۃ تک صحیح طور پر نہیں پہنچ پاتی اور اس طرح مستحقین زکوۃ کا استحصال ہو رہا ہے۔ اس استحصال کی بنیادی وجہ تملیک کے شرعی اصول کا غیر شرعی استعمال ہے، تملیک کا مقصد تو زکوۃ کے مال کا اس کے مستحق کو حقیقی معنی میں مالک بنانا ہے نہ کہ رجوعِ زوجہ کے لئے مصنوعی حلالہ کی طرح محض حیلہ کرنا۔

تملیک کو بطور حیلہ استعمال کرنے کا رواج اتنا عام ہو چکا ہے کہ مالِ زکوۃ سے مذہبی وغیر مذہبی تنظیموں اور جماعتوں نے اسلحہ کے انبار خرید لئے ہیں اور ان کے پاس پیش کرنے کو اس کا جواز بھی ہے کہ دشمن سے دفاع ناگزیر ہے اور جہاد کے درجہ میں ہے اور ناگزیر حالات میں مال زکوۃ براہ راست جہادی امور میں خرچ کیا جاسکتا ہے، تو تملیک کے ذریعہ کیوں نہیں؟ حالانکہ فقہائے کرام کی

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی ☆

تصریحات کے مطابق جہادی امور میں مال زکوۃ صرف ان مجاہدین کو دیا جاسکتا ہے جو صاحب نصاب نہ ہوں ، جو مستحقین کے زمرے میں آتے ہوں .........اور اپنی غربت وافلاس کی وجہ سے جنگی سازوسامان خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں.....

قارئین کرام یہ ہمارے دور کی ستم ظریفی ہے کہ فقہی احکام کی من مانی تاویل کرکے ہر شخص اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق تصرف فی الاحکام کرنے لگا ہے.....تملیک کی اصل روح تو یہ ہے کہ جس فقیر، مسکین ، مسافر، یا مجاہد فی سبیل اللہ کی زکوۃ سے اعانت کرنا مقصود ہے رقم اسی کے ہاتھ میں دی جائے اور اسے اس رقم کا اس طرح مالک بنادیا جائے کہ اس پر اس کو قبضہ وتصرف حاصل ہوجائے اور پھر کسی حیلے بہانے سے اس سے یہ رقم دینے والا یا کوئی اور اینٹھنے کی کوشش نہ کرے۔ مگر فی زمانہ تملیک کا غلط استعمال یہ ہے کہ کسی فقیر مسکین یا غریب طالب علم کو لاکھوں روپے کی گٹھڑی پکڑا کر اسے کہا جائے اس میں جو کچھ ہے اسے قبول کرلے، اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد اسے چند روپے دے کر کہا جائے کہ یہ گٹھڑی اب ہمیں ہدیہ کردے .........یہ حیلہ ایسا ہے کہ جس کے ذریعہ زکوۃ کے لاکھوں کروڑوں روپے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق بے دریغ و بلاخوف وخطر خرچ کئے جارہے ہیں .....اس طریق کار کے مطابق اسکولوں ، مساجد مدارس کی عمارتیں ویلفئر آرگنائزیشنز ، دینی جماعتوں ، انجمنوں اور مختلف رفاہی اداروں کے دفاتر ان کی گاڑیاں ان کے افسران وذمہ داران کی گاڑیاں ، مکانات ، اور نہ جانے کیا کیا بنایا جارہا ہے، اور مستحق لوگوں تک زکوۃ پہنچنے کی بجائے ایسے کاموں میں مالِ زکوۃ صرف ہورہا ہے جو کسی طرح اس مال کا مصرف نہیں ہیں..........

حیلہ تملیک کاافسوس ناک پہلو یہ ہے کہ متعدد مدارس کے خادموں، (مہتموں اور ناظموں) کے پاس اعلی درجہ کی گاڑیاں ، رہائش گاہیں ، اعلی درجے کے فرنیچر اور قیمتی موبائل فونز، اور نہ جانے کیا کیا کچھ ہے جبکہ وہ غریب طالب علم جس کے نام پر یہ لوگ زکوۃ وصول کرتے ہیں ان کے لئے بعض مدارس میں پینے کے پانی تک کا بھی معقول انتظام نہیں .........یتیموں کے نام پر زکوۃ وصول کرنے والے یتیم خانوں میں مقیم یتیموں کی حالت دیکھیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے .....حالانکہ ان یتیم خانوں کے کارپردازان کو عوام اور حکومت دونوں کی طرف سے زکوۃ وصدقات کی مد میں خطیر رقوم ہر سال ملتی ہیں..........

اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک اجلاس میں مسئلہ زیر بحث پر گفتگو کی گئی سوال پیش نظر یہ تھا

☆ اذا تعارض الحقوق قدم منها المضيّق ☆

کہ کیا نو آزاد اسلامی ریاستوں میں قرآن کریم بھجوانے کے لئے زکوۃ کا مال استعمال کیا جا سکتا ہے، کونسل نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ مال زکوۃ کی ادائیگی میں تملیک شرط ہے اور قرآن کریم کی طباعت وتقسیم میں تملیک نہیں پائی جائے گی مزید یہ کہ زکوۃ کا مال حیلہ تملیک کے ذریعہ قرآن کریم کی طباعت و دیگر تبلیغی، و اصلاحی لٹریچر کی طباعت میں خرچ نہیں کیا جا سکتا ............کیونکہ ایسی کسی اجازت کی صورت میں زکوۃ کا استعمال اس کے اصل مقاصد سے ہٹ کر خرچ کرنے کے جواز سے زکوۃ کے بے جا استعمال کے لئے ایک بہت بڑا دروازہ کھل جائے گا............

ہم مسئلہ تملیک کی طرف علماء کرام کو اسلامی نظریاتی کونسل کو، وفاقی وزارتِ مذہبی امور کو اور اس کے توسط سے حکومت وقت کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس کا ناجائز استعمال روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے تاکہ زکوۃ کا مال اس کے اصل مستحقین تک پہنچ سکے، اور ان کا استحصال نہ ہو، نیز یہ کہ ملک سے غربت اور بھیک کا خاتمہ کیا جا سکے.........تقسیم زکوۃ کا موجودہ سرکاری نظام بھی محل نظر ہے اس سے غریبوں کو، کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ رہا بلکہ زکوۃ کمیٹیوں کے ذریعہ غریبوں کو ملنے والی زکوۃ کی رقم اتنی حقیر اور معمولی ہوتی ہے کہ وہ ان کے خاندان کے لئے ایک دن کی دو وقت کی عزت کی روٹی بھی پورا نہیں کرتی............

> ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا......
>
> ☆☆☆
>
> یا ایھا الذین آمنوا
> ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ............

☆۱ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام☆ جب حلال وحرام جمع ہو جائیں تو حرام غالب ہوگا☆